حریت کی فکر عام کرتے رہے اور استعمار وطاغوتی قوتوں کے خلاف جہاد کے علمبردار رہے۔ امریکہ اور اس کے حواریوں اور موجودہ حکمرانوں کی مخالفت مسندِ تدریس سے لے کر بڑے بڑے عوامی جلسوں میں ڈنکے کی چوٹ پر کرتے اس باب میں مصلحت سے کوسوں دور تھے۔ زندگی کے آخری ایام میں دشمنانِ اسلام کے خلاف بپا جاری کوششوں اور جہاد کی کامیابی کیلئے دعا گو رہتے اور مسلمانوں کے حالات کی سنگینی پر کسی انگارے کی طرح ہر وقت سلگتے رہتے تھے۔ کتمانِ حق کو بڑا جرم تصور کرتے تھے۔ جہادی حلقوں اور علماء ومدرسین دونوں ہی کیلئے انتہائی ہر دلعزیز اور قابل اعتماد تھے۔ اسی لئے سارے پختونخوا کے علماء طلباء آپ کے خونِ ناحق پر ان دنوں شعلہ جوالہ بنے ہوئے ہیں۔ ہمیں حضرت مولاناؒ کے اصل قاتلوں تک رسائی کی توقع موجودہ حکمرانوں اور حکومتوں سے قطعی نہیں۔ ہماری آخری امیدیں اُس عادل ومنصف خدا کی بڑی عدالت سے ہیں جس کا انصاف سب کیلئے ہے اور جس کی عدالت میں مظلوم کا خون رائیگاں نہیں جاتا اور وہی بہترین انتقام لینے والا ہے۔ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

ے ظلمت کدے میں میرے شب غم کا جوش ہے   اک شمع ہے دلیل سحر سو خموش ہے

حضرت مولانا سید محسن شاہ حقانیؒ اور داعی قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ کے افسوسناک سانحات

ابھی حضرت مولانا نصیب خانؒ کے قتل اور شہادت کے صدمے کا زخم سینے میں تازہ تھا کہ دارالعلوم حقانیہ کے ایک بہت ہی ہونہار اور وفادار قدیم فاضل اور نامور عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سید محسن شاہ حقانیؒ کو بھی ۱۳ رمئی ۲۰۱۲ء کی رات مدرسہ کے اندر ہی سفاکانہ انداز میں شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نام نہاد عدمِ تشدد کے فلسفے کے پیروکار موقع پرست اور امریکی اتحادی عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت کے دور میں علماء، طلباء اور دیندار مذہبی لوگوں کا قتل عام کا یہ نیا واقعہ نہیں۔ آئے روز امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور کرپشن کے ہاتھوں صوبہ پختونخوا کے عوام ظلم وستم کی سولی پر چڑھتے رہتے ہیں۔ ابھی تو حضرت مولانا نصیب خانؒ کے قتل کی تفتیش بھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ علمی ودینی حلقوں کو ایک دوسرے بہت بڑے سانحہ سے دوچار کرا دیا گیا۔ علماء کے اس قتل عام پر فوری طور پر نااہل حکومت کو مستعفی ہو جانا چاہیے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محسن شاہؒ درویشی اور سادگی کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھے۔ بے نفسی اور آرام پسندی سے کوسوں دور تھے، عمر بھر درس وتدریس اور تعلیم وتعلم سے وابستہ رہے۔ آپ ایک بہت بڑے روحانی سلسلے کے روح رواں تھے، لیکن طبیعت کا میلان زیادہ تر تدریس اور مدرسے کی تعمیر وترقی اور طلباء کی تربیت پر تھا۔ آپ صوبہ سرحد

کے جنوبی اضلاع درہ پیزو میں ایک بہت بڑا تعلیمی ادارہ جامعہ حلیمیہ عرصہ دراز سے کامیابی سے چلا رہے تھے۔ اور بلامبالغہ ہزاروں طلباء آپ کے مدرسے میں پڑھ رہے تھے۔ وفاق المدارس العربیہ اور جمعیت علماء اسلام (ف) کے آپ ایک فعال رکن تھے۔ لیکن دارالعلوم حقانیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ جوان کے اولین اساتذہ کرام میں سے تھے، خصوصی تعلق آخری دم تک قائم و دائم رکھا۔ سیاسی اختلاف رائے کے باوجود کبھی بھی استاد و شاگرد کے تعلقات میں سیاسی اتار چڑھاؤ حائل نہ ہوسکا۔ حضرت مولانا کی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ، نائب مہتمم جامعہ حقانیہ، باقی اساتذہ کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے۔ ابھی اتوار کی صبح دارالعلوم کی فضاء مولانا کے قتل کی خبر سے بوجھل تھی کہ شہر بے اماں کراچی سے بھی ایک دل دہلا دینے والی خبر نے سننے والوں کے اعصاب کو اپاہج ومفلوج کردیا۔ یہ خبر معروف مفسر و داعی قرآن، صاحب طرز ادیب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری ؒ کی المناک شہادت کی تھی۔ حضرت مولانا اس دور کی بہت بڑی علمی وروحانی شخصیت تھے۔ درس قرآن ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ فانی زندگی کا ایک ایک لمحہ انہوں نے قرآن کی خدمت میں گزار کر آخرت کیلئے باقی اور ابدی بنادیا تھا۔ ان کا درس قرآن پورے کراچی میں مشہور تھا۔ پھر انٹرنیٹ کے ذریعے تو پوری دنیا میں آپ کی تفسیر سنی جانے لگی۔ تقریباً لاکھوں افراد نے آپ کے درس قرآن کو انٹرنیٹ و دیگر جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے سے استفادہ کیا ہے۔ حضرت ایک صاحب طرز ادیب، کئی کتابوں کے مؤلف اور بہترین کالم نگار بھی تھے۔ روزنامہ ''اسلام'' اور دیگر رسائل وجرائد میں ہر قسم کے دینی اور روحانی موضوعات پر آپ کے رشحات قلم شائع ہوا کرتے تھے۔ آپ کی شخصیت میں تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ظالم بدبختوں نے ایک ایسی ہستی کو اب کی بار قتل کیا ہے جو خود دونوں ٹانگوں سے معذور بھی تھے، پھر جس بے ضرر انسان نے کبھی پھول کو بھی زور سے نہیں سونگھا ہوگا۔ ایک ایسی خالصتاً علمی شخصیت کا قتل یقیناً علماء کے خلاف جاری سازشوں کی ایک اور واضح مثال ہے۔ پاکستان اور اس کی حکومت کیوں نہ عذابوں کی زد میں آئے جبکہ معصوم، بے گناہ علماء حقیقی وارثانِ نبی ﷺ کو پے درپے قتل کیا جارہا ہو اور پھر حکومتیں اس پر نہ صرف خاموش رہیں بلکہ قتل میں برابر کی شریک بھی رہیں۔ علم وعرفان کے چراغ یکے بعد دیگرے بجھتے چلے جارہے ہیں۔ ظالم قاتل وڈاکو متاع حکمت ودانش کو بیدردی کے ساتھ لوٹ رہے ہیں۔ پاکستانی معاشرے کی تباہ حالی پر بجز آنسو بہانے کے اور کیا کہا جاسکتا ہے؟ جس میں کنجریوں، فنکاروں اور مسخروں کی موت پر ماتم کیا جاتا ہے۔ میڈیا سر پر آسمان اٹھاتا ہے لیکن بڑے بڑے نامور علماء کی شہادت پر ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی، جہل کے لئے حکومت ہے اور علم کے لئے قید و بند۔ امریکی بدمعاش اور قاتل آزاد اور وطن کی آزادی اور حریت فکر کا درد رکھنے والے پابند سلاسل اور شیطان کے پجاریوں کیلئے مملکت پاکستان ایک محفوظ پناہ گاہ اور اللہ کے برگزیدہ علماء طلباء کیلئے مملکت پاکستان ایک انسانی شکارگاہ۔

؎ بناہ کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را